

الیاس - نمبر ایک

اول و آخر

Jeff Pippenger

2023-07-31

عہد عتیق کا اختتامی بیان یہ وعدہ پیش کرتا ہے کہ نبی ایلیاہ خداوند کے عظیم اور بولناک دن سے پہلے ایک پیغام کے ساتھ ظاہر ہوگا۔

دیکھو، خداوند کے عظیم اور ہیبت ناک دن کے آنے سے پہلے میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور وہ باپوں کے دل اولاد کی طرف اور اولاد کے دل باپوں کی طرف پھیر دے گا، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آ کر زمین کو لعنت سے ماروں۔ ملاکی 4:5، 6۔

بائبل یہ واضح کرتی ہے کہ "خداوند کا بڑا اور بولناک دن" یا وہ "لعنت" جس سے خدا زمین پر ضرب لگاتا ہے، کتاب مکاشفہ میں علامتی طور پر "آخری سات آفتیں" یا "خدا کا غضب" کے طور پر بھی پیش کیا گیا ہے۔ مکاشفہ کا باب پندرہ وہ نبوی منظرنامہ پیش کرتا ہے جو باب سولہ کی بڑی اور بولناک آخری سات آفتوں کے انڈیلے جانے پر منتج ہوتا ہے۔

اور میں نے آسمان میں ایک اور بڑا اور عجیب نشان دیکھا کہ سات فرشتے سات آخری آفتیں لیے ہوئے ہیں؛ کیونکہ ان میں خدا کا غضب پورا ہو گیا ہے۔

اور میں نے دیکھا کہ گویا شیشے کا ایک سمندرے جو آگ کے ساتھ ملا ہوا ہے؛ اور وہ لوگ جو درندہ پر اور اس کی مورت پر اور اس کی چھاپ پر اور اس کے نام کے عدد پر فتح پا چکے تھے، شیشے کے سمندر پر کھڑے تھے اور ان کے پاس خدا کے بربط تھے۔ اور وہ خدا کے بندہ موسیٰ کا گیت اور برہ کا گیت گاتے تھے، یہ کہتے ہوئے کہ اے خداوند خدا قادر مطلق، تیرے کام عظیم اور عجیب ہیں؛ اے مقدسوں کے بادشاہ، تیری راہیں راست اور سچی ہیں۔ اے خداوند، کون ہے جو تجھ سے نہ ڈرے اور تیرے نام کا جلال نہ کرے؟ کیونکہ تو ہی اکیلا قدوس ہے؛ کیونکہ سب قومیں آئیں گی اور تیرے حضور عبادت کریں گی، کیونکہ تیری عدالتیں ظاہر ہو گئی ہیں۔

اور اس کے بعد میں نے دیکھا، تو دیکھو، آسمان میں شہادت کے خیمہ کا ہیکل کھولا گیا۔ اور سات فرشتے ہیکل سے نکلے جن کے پاس سات آفتیں تھیں؛ وہ خالص اور سفید کتان پہنے ہوئے تھے، اور ان کے سینوں پر سونے کے کمر بند کیسے ہوئے تھے۔ اور چار جانداروں میں سے ایک نے سات فرشتوں کو سات سنہری پیالے دیے جو خدا، جو ابدالآباد تک زندہ ہے، کے غضب سے لبریز تھے۔ اور ہیکل خدا کے جلال اور اس کی قدرت کے باعث دھوئیں سے بھر گیا، اور کوئی شخص ہیکل میں داخل نہ ہو سکا جب تک سات فرشتوں کی سات آفتیں پوری نہ ہوئیں۔ مکاشفہ 8:15-1۔

"کوئی آدمی ہیکل میں داخل نہ ہو سکا جب تک کہ سات فرشتوں کی سات آفتیں پوری نہ ہوئیں" کی وجہ یہ ہے کہ باب پندرہ میں جب ہیکل دھوئیں سے بھر جاتا ہے تو نجات حاصل کرنے کا موقع بند ہو جاتا ہے۔ انسانیت کو توبہ کرنے اور نجات پانے کے لیے دی گئی آزمائشی مہلت تب ختم ہو جاتی ہے۔ جب وہ وقت آ پہنچتا ہے تو "خداوند کا عظیم اور ہیبت ناک دن" آتا ہے، اور جنہیں یوحنا "آخری سات آفتیں" کہتا ہے وہ مسیح کی دوسری آمد سے پہلے نازل کی جاتی ہیں۔ ملاکی نے اس دن کو "ہیبت ناک" کہا، اور اشعیاہ اسے خدا کا "عجیب عمل" قرار دیتا ہے۔

کیونکہ خداوند کوہ پراضیم کی طرح اٹھ کھڑا ہوگا؛ وہ وادی جبعون کی طرح غضبناک ہوگا تاکہ وہ اپنا کام کرے، اپنا عجیب کام؛ اور اپنا فعل پورا کرے، اپنا عجیب فعل۔ پس اب تم ٹھٹھا نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری بیڑیاں سخت ہو جائیں؛ کیونکہ میں نے رب الافواج خداوند کی طرف

سے ایک فنا سن لی ہے، جو تمام زمین پر مقرر ہوئی ہے۔ یسعیاہ 28:21، 22۔

اگرچہ خدا کا "عجیب عمل" "تمام زمین" پر محیط ہے، الہام واضح کرتا ہے کہ بلاؤں کا نازل ہونا ایک قوم کی بغاوت سے وابستہ ہے۔

"غیر ملکی اقوام ریاست ہائے متحدہ کی مثال کی پیروی کریں گی۔ اگرچہ وہ پیش پیش ہے، پھر بھی وہی بحران دنیا کے تمام حصوں میں ہمارے لوگوں پر آئے گا۔" گواپیاں، جلد 6، 395۔

"جب امریکہ، جو مذہبی آزادی کی سرزمین ہے، پاپائیت کے ساتھ متحد ہو کر ضمیر پر جبر کرے گا اور لوگوں کو جھوٹے سبت کی تعظیم پر مجبور کرے گا، تو دنیا کے ہر ملک کے لوگ اس کی مثال کی پیروی کرنے پر آمادہ کیے جائیں گے۔" ٹیسٹیمینز، جلد 6، 18۔

ہر قوم اپنی آزمائشی مدت کا پیمانہ بھر لے گی، لیکن وہ "خدا کے فیصلے" جنہیں سسٹر وائٹ "قومی تباہی" قرار دیتی ہیں، اور وہ اُس تاریخ کو بھی—جو ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے—"خدا کے تباہ کن فیصلوں کا زمانہ" کہتی ہیں، یہ سات آخری وبائیں نہیں ہیں۔

ایک وقت آ رہا ہے جب خدا کی شریعت خاص معنوں میں ہمارے ملک میں کالعدم قرار دے دی جائے گی۔ ہمارے ملک کے حکمران قانون سازی کے ذریعے اتوار کے قانون کا نفاذ کریں گے، اور یوں خدا کے لوگ شدید خطرے میں ڈالے جائیں گے۔ جب ہمارا ملک اپنے قانون ساز اداروں میں ایسے قوانین منظور کرے گا جو لوگوں کی مذہبی آزادیوں کے حوالے سے ان کے ضمائر کو جکڑیں، اتوار کی پابندی نافذ کریں، اور ساتویں دن کے سبت کو ماننے والوں کے خلاف جابرانہ طاقت استعمال کریں، تو خدا کی شریعت عملاً ہمارے ملک میں کالعدم قرار دے دی جائے گی؛ اور قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آئے گی۔ 18، Review and Herald، دسمبر 1888۔

خدا کے فیصلے، جنہیں سسٹر وائٹ "قومی تباہی" قرار دیتی ہیں، قومی اتوار کے قانون سے شروع ہوتے ہیں اور خدا کے "عجیب کام" کے آغاز کی نشان دہی کرتے ہیں، اگرچہ خدا کے "عجیب کام" سے زیادہ خاص طور پر مراد آخری سات آفتیں ہیں۔ خدا کے عجیب کام کی ایک زیادہ مکمل تصویر تب سامنے آتی ہے جب مصر سے نجات کو خدا کے تنفیذی فیصلوں کے سلسلے میں شامل کیا جاتا ہے۔ مصری آفتیں، اگرچہ تعداد میں دس تھیں، دو حصوں میں بٹی ہوئی تھیں۔ پہلی تین آخری سات سے ممتاز تھیں۔ چنانچہ مصر سے نجات ایک ایسے زمانے کی نشان دہی کرتی ہے جس کی نمائندگی پہلی تین آفتیں کرتی ہیں، جو ریاست ہائے متحدہ کی قومی تباہی سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک میکائیل کھڑا نہیں ہو جاتا اور انسانی مہلت ختم نہیں ہو جاتی۔

خدا کی قضائیں اُن لوگوں پر نازل ہوں گی جو اُس کی قوم پر ظلم ڈھانے اور اسے تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ بدکاروں کے ساتھ اُس کا طویل تحمل لوگوں کو سرکشی میں دلیر کر دیتا ہے، لیکن چونکہ وہ دیر تک مؤخر رہتی ہے، اس لیے اُن کی سزا بہر حال یقینی اور ہولناک ہے۔ 'خداوند کوہ Perazim کی مانند اٹھے گا، وہ وادی Gibeon کی طرح غضبناک ہوگا تاکہ وہ اپنا کام، اپنا عجیب کام، کرے؛ اور اپنا فعل، اپنا عجیب فعل، پورا کرے۔' یسعیاہ 28:21۔ ہمارے رحیم خدا کے نزدیک سزا دینا ایک عجیب فعل ہے۔ 'قسم ہے میری زندگی کی، خداوند خدا فرماتا ہے، مجھے بدکار کی موت میں کوئی خوشی نہیں۔' حزقی ایل 33:11۔ خداوند 'رحیم و کریم، قہر کرنے میں دھیما، اور نیکی اور سچائی میں کثیر، ... بدی اور خطا اور گناہ کو بخشنے والا' ہے۔ تاہم وہ 'قصوروار کو برگزے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔' 'خداوند قہر کرنے میں دھیما اور قدرت میں عظیم ہے، اور وہ بدکار کو برگز بری نہ ٹھہرائے گا۔' خروج 34:6، 7؛ ناحوم 1:3۔ وہ راستبازی میں ہیبت ناک کاموں کے ذریعے اپنی پامال شدہ شریعت کے اختیار کو منوائے گا۔ خطاکار کے منتظر بدلے کی سختی کا اندازہ خداوند کے انصاف نافذ کرنے میں تامل سے کیا جا سکتا ہے۔ وہ قوم جس کے ساتھ وہ دیر تک بردباری کرتا ہے، اور جیسے وہ اُس وقت تک نہیں مارتا جب تک کہ خدا کے حساب میں وہ اپنی بدکاری کا پیمانہ لبریز نہ کرے، آخر کار

غضب کا وہ پیالہ پیئے گی جس میں رحمت کی کوئی آمیزش نہ ہوگی۔

جب مسیح مقدس مقام میں اپنی شفاعت بند کر دے گا، تو وہ خالص غضب جو ان پر دھمکایا گیا ہے جو درندہ اور اس کی مورت کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی مہر قبول کرتے ہیں (مکاشفہ 14:9، 10)، ان پر انڈیلا جائے گا۔ جب خدا اسرائیل کو چھڑانے والا تھا تو مصر پر جو بلائیں آئیں، اپنی نوعیت میں ان زیادہ بولناک اور وسیع عذابوں سے مشابہ تھیں جو خدا کی قوم کی آخری رہائی سے عین پہلے دنیا پر نازل ہونے والے ہیں۔ مکاشفہ نگار ان بھیانک آفتوں کا حال بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: "جن آدمیوں پر درندہ کی مہر تھی اور جو اس کی مورت کی عبادت کرتے تھے ان پر بدبودار اور نہایت دردناک پھوڑا پڑا۔" سمندر "مردہ آدمی کے خون کی مانند ہو گیا؛ اور سمندر میں ہر جاندار جان مر گئی۔" اور "ندی نالے اور پانی کے چشھے ... خون بن گئے۔" اگرچہ یہ سزائیں نہایت خوفناک ہیں، تاہم خدا کا انصاف پوری طرح برحق ثابت ہوتا ہے۔ خدا کا فرشتہ اعلان کرتا ہے: "آے خداوند، تو راست ہے ... کیونکہ تو نے یوں فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے مقدسوں اور نبیوں کا خون بہایا ہے، اور تو نے انہیں خون پینے کو دیا ہے؛ کیونکہ وہ اسی کے لائق ہیں۔" مکاشفہ 16:2-6۔ خدا کی قوم کو موت کی سزا سناتے ہوئے انہوں نے ان کے خون کا ایسا ہی جرم اپنے سر لے لیا ہے گویا وہ ان کے اپنے ہاتھوں سے بہایا گیا ہو۔ اسی طرح مسیح نے اپنے زمانے کے یہودیوں کو اس تمام مقدس لوگوں کے خون کے قصوروار ٹھہرایا جو بابل کے زمانے سے بہایا گیا تھا؛ کیونکہ ان میں بھی وہی روح تھی اور وہ نبیوں کے ان قاتلوں کی مانند وہی کام کرنے کے دیئے تھے۔

سلہج سے گ آ وک سوگول ہو ہک ے ہ یتاج ید تردق ہی وک جروس یم الب یلگ ا" تقو کانلوه سا ایبنا 9، 8، ت ای آ ے ئگ سلہج سے یم رگ دیدش گول روا ے د ہکنویک ... ؛ ے یتارک متام نیمز: نی ے یتارک نایب سوی وک ت لاج یک نیمز یم نی، ے ے ئگ ہکوس تخرد بس ے ک تیہک ے ے ئگ وہ کالہ لصف یک تیہک ے ک سولیہڈ ے ک یٹم جیب' 'ے ے ئگ ژپ دنام ے س مدآ ی نب ی شوخ ہکنویک! نی ے تہارک ے س یک روناج نی ے ے ئگ ژچا ے ناخ ہلغ، ے ے ایگ ژس ے چین نی ے ہاگا رچ ے یل ے ک نا ہکنویک نی ے رادگر رس و ناریح ژویر ے ک سوی شوم لگن وک سوہاگا رچ یک نابایب ے ن گ آ روا، نی ے ئگ وہ کشخ سایدن یک ی ناپ اتاتامرف ادخ دنوادخ، ے گ نی ئاج نب راکپ و خچی تیگ ے ک لکیہ ند سا' 'ے ے نی د کنیہ پ رہاب ے س ی شوماخ نی ہنا؛ ہیگ سوہ نی شال یس تہب ہگج رہ؛ ے ے 8:3 سوماع؛ 17-20، 12-10:1 لی او ی' ے گ

یہ بلائیں عالمگیر نہیں ہیں، ورنہ زمین کے باشندے کلی طور پر مٹا دیے جاتے۔ پھر بھی یہ وہ بدترین عذاب ہوں گے جو کبھی بنی نوع انسان نے دیکھے ہیں۔ مہلت آزمائش کے اختتام سے پہلے انسانوں پر آنے والی تمام قضائیں رحمت کے ساتھ ملی جلی رہی ہیں۔ مسیح کے شفاعت گر خون نے گناہگار کو اس کے جرم کی پوری سزا پانے سے بچائے رکھا ہے؛ لیکن آخری فیصلے میں غضب رحمت کی آمیزش کے بغیر انڈیلا جائے گا۔

اس دن بہت سے لوگ خدا کی رحمت کی پناہ کے مشتاق ہوں گے جسے وہ مدتوں سے حقیر جانتے رہے ہیں۔ 'دیکھو، وہ دن آتے ہیں، خداوند خدا فرماتا ہے، کہ میں ملک میں قحط بھیجوں گا؛ یہ روٹی کا قحط نہ ہوگا اور نہ پانی کی پیاس، بلکہ خداوند کے کلام کو سننے کا قحط ہوگا۔ اور وہ سمندر سے سمندر تک، اور شمال سے مشرق تک بھٹکتے پھریں گے؛ وہ خداوند کے کلام کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر دوڑیں گے مگر اسے نہ پائیں گے۔' عاموس 8:11، 12۔ عظیم کشمکش، 627-629۔

گزشتہ عبارت میں یہ کہا گیا تھا، "وہ قوم جس کے ساتھ خدا طویل صبر کرتا ہے، اور جس پر وہ اس وقت تک عذاب نہیں بھیجے گا جب تک کہ خدا کے حساب میں اس کی بدکاری کا پیمانہ لبریز نہ ہو جائے، آخرکار وہ غضب کا پیالہ پیئے گی جس میں رحمت کی کوئی آمیزش نہ ہوگی۔" اسی پیراگراف میں اُس نے یہ بھی لکھا، "جب خدا اسرائیل کو نجات دینے والا تھا، تو مصر پر جو بلائیں نازل ہوئیں، وہ اپنی

نوعیت کے لحاظ سے اُن زیادہ بولناک اور وسیع عذابوں کے مشابہ تھیں جو خدا کی قوم کی آخری نجات سے عین پہلے دنیا پر نازل ہونے والے ہیں۔ "وہ قوم (ریاستہائے متحدہ امریکہ) جو "بدی کا پیمانہ" لبریز کر دے گی، مصر پر نازل ہونے والی دس بلاؤں کی مانند عذابوں میں مبتلا ہوگی۔

مصر کی بلائیں دو مراحل میں تقسیم کی گئیں۔ پہلی تین بلائیں سب پر نازل ہوئیں، لیکن آخری سات بلائیں صرف مصریوں پر نازل ہوئیں۔

اور اُس دن میں ملکِ جوشن کو، جہاں میرے لوگ رہتے ہیں، الگ کر دوں گا تاکہ وہاں مکھبوں کے جھنڈ نہ ہوں، تاکہ تو جان لے کہ میں زمین کے بیچ میں خداوند ہوں۔ خروج 8:22

مصر میں پہلی تین آفتیں ہر جگہ نازل ہوئیں، مگر گوشن، جہاں عبرانی رہتے تھے، پر مصر کی آخری سات آفتیں نہیں آئیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ وہ قوم ہے جو اتوار کے قانون کے وقت بدی کا پیمانہ لبریز کر دیتی ہے۔ اس مرحلے پر قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے، لیکن وہ عذاب جو قومی تباہی پیدا کرتے ہیں رحمت کے ساتھ ملے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ میکائیل کھڑا ہو جائے اور تمام بنی نوع انسان کے لیے مہلت ختم ہو جائے۔ جب ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کا قانون نافذ ہوگا تو ان میں سے اکثر جو اب سبت رکھنے والے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اہل اقتدار کے آگے جھک جائیں گے اور حیوان کا نشان قبول کر لیں گے۔ اسی وقت اتوار کے قانون کا معاملہ ان لوگوں کے لیے روحانی آزمائش بن جاتا ہے جو ایڈونٹ ازم سے باہر رہے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے لے کر میکائیل کے کھڑے ہونے تک گیارہویں گھڑی کے مزدوروں کی عظیم جمع آوری ہوتی ہے، لیکن جن پر اتوار کے قانون سے پہلے ساتویں دن کے سبت کی روشنی کی جوابدہی عائد ہو چکی تھی ان پر دروازہ پہلے ہی بند ہو چکا ہوتا ہے۔

جیسے جیسے دن گزرتے جا رہے ہیں، یہ بات زیادہ سے زیادہ واضح ہو رہی ہے کہ عذاب الہی دنیا میں برپا ہیں۔ آگ، سیلاب اور زلزلے کے ذریعے وہ اس زمین کے باشندوں کو اپنی آمد کی نزدیکی سے خبردار کر رہا ہے۔ وہ وقت قریب آ رہا ہے جب دنیا کی تاریخ کا عظیم بحران آپہنچے گا، جب خدا کی حکومت میں ہونے والی ہر حرکت کو انتہائی دلچسپی اور ناقابل بیان اندیشے کے ساتھ دیکھا جائے گا۔ تیزی سے ایک کے بعد ایک عذاب الہی آئیں گے—آگ، سیلاب اور زلزلے، اور ساتھ ہی جنگ و خونریزی۔

ہائے کاش لوگ اپنی خبرگیری کے وقت کو پہچان لیتے! بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اب تک اس وقت کے لیے آزمائشی سچائی نہیں سنی۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے دلوں کے ساتھ روح خدا جدوجہد کر رہی ہے۔ خدا کی تباہ کن عدالتوں کا وقت اُن کے لیے رحمت کا وقت ہے جنہیں یہ سیکھنے کا موقع نہ ملا کہ حق کیا ہے۔ خداوند اُن پر نہایت شفقت سے نظر کرے گا۔ اس کا رحمت بھرا دل پسیجتا ہے؛ اس کا ہاتھ بچانے کو ابھی تک بڑھا ہوا ہے، جبکہ جو داخل ہونا نہ چاہتے تھے اُن پر دروازہ بند ہو چکا ہے۔

خدا کی رحمت اُس کے طویل تحمل میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اپنے فیصلوں کو روکے ہوئے ہے، اس انتظار میں کہ تنبیہ کا پیغام سب کو سنا دیا جائے۔ اے کاش ہمارے لوگ دنیا کو رحمت کا آخری پیغام دینے کی جو ذمہ داری اُن پر عائد ہے اسے ویسا ہی محسوس کریں جیسا انہیں کرنا چاہیے، تو کیا ہی شاندار کام انجام پائے! ٹیسٹیمونیز، جلد 9، 97۔

گزشتہ عبارت میں اس نے اس بات کی نشان دہی کی کہ "خدا کے تباہ کن فیصلوں کا وقت اُن لوگوں کے لیے رحمت کا وقت ہے جنہیں یہ جاننے کا موقع نہیں ملا کہ سچائی کیا ہے۔" اگلی عبارت میں وہ اسی عرصے کو "مصیبت کا وقت" کہتی ہے۔

"میں نے دیکھا کہ مقدس سبت ہے، اور رہے گا، خدا کے حقیقی اسرائیل اور بے ایمانوں کے درمیان ایک حائل دیوار؛ اور یہ کہ سبت وہ عظیم مسئلہ ہے جو خدا کے عزیز منتظر مقدسین کے دلوں کو متحد کرے گا۔ اور اگر کوئی ایمان لائے، اور سبت کی پابندی کرے، اور اس کے ساتھ آنے والی برکت حاصل کرے، اور پھر اسے چھوڑ دے، اور مقدس حکم کو توڑ دے، تو وہ اپنے ہی خلاف مقدس شہر کے دروازے بند کر لے گا، جتنی یقینی بات یہ ہے کہ آسمان پر خدا حکمرانی کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ خدا کے ایسے بچے ہیں جو سبت کو نہ سمجھتے اور نہ اس کی پابندی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس پر موجود روشنی کو رد نہیں کیا تھا۔ اور وقت تنگی کے آغاز پر، جب ہم نکلے اور سبت کی زیادہ پوری منادی کی، تو ہم روح القدس سے معمور ہو گئے۔ اس سے کلیسیا اور نام کے ایڈونٹسٹ غضبناک ہو گئے، کیونکہ وہ سبت کی سچائی کی تردید نہ کر سکے۔ اور اسی وقت خدا کے برگزیدہ سب نے صاف دیکھ لیا کہ حق ہمارے پاس ہے، اور وہ نکل آئے اور ہمارے ساتھ ایذا رسانی برداشت کی۔" جھوٹے ریوڑ کے لیے ایک کلمہ، 18، 19.

اگرچہ کچھ ترمیم کے ساتھ، ابھی جس عبارت کا حوالہ دیا گیا ہے وہی عبارت کتاب Early Writings میں بھی ملتی ہے۔ اس کتاب میں وہ اپنے بیان "trouble" "time of trouble" کے متعلق تبصرہ بھی شامل کرتی ہے۔ "22" "22" Word to the Little Flock اکتوبر 1844 کے "Disappointment" "Disappointment" کے بعد مایوس مگر وفادار Millerites کی پہلی اشاعت تھی، اور کئی دہائیاں بعد، جب مدیران نے اس کتابچے کے کچھ حصے لے کر کتاب Early Writings میں شامل کیے، تو انہوں نے واضح کیا کہ جس "trouble" "time of trouble" کا حوالہ دیا گیا تھا اس سے مراد "plagues" "last plagues" نہ تھیں، کیونکہ جب "plagues" "last plagues" نازل ہوتی ہیں تو فیصلوں کے ساتھ کسی رحمت کی آمیزش نہیں ہوتی۔

1. صفحہ 33 پر درج ذیل عبارت دی گئی ہے: 'میں نے دیکھا کہ مقدس سبت خدا کے حقیقی اسرائیل اور بے ایمانوں کے درمیان جدائی کی دیوار ہے اور رہے گا؛ اور یہ کہ سبت وہ عظیم مسئلہ ہے جو خدا کے عزیز، منتظر مقدسین کے دلوں کو متحد کرے گا۔ میں نے دیکھا کہ خدا کے ایسے بچے ہیں جو سبت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور اس کی پابندی نہیں کرتے۔ انہوں نے اس پر موجود روشنی کو رد نہیں کیا۔ اور مصیبت کے زمانے کے آغاز میں، جب ہم نکلے اور سبت کی زیادہ مکمل منادی کی، تو ہم روح القدس سے معمور ہو گئے۔'

"یہ رویا 1847 میں دی گئی تھی جب ظہور کے منتظر بھائیوں میں سے بس بہت ہی کم لوگ سبت کی پابندی کرتے تھے، اور ان میں سے بھی بس چند یہ سمجھتے تھے کہ اس کی پابندی اس قدر اہمیت رکھتی ہے کہ خدا کے لوگوں اور بے ایمانوں کے درمیان ایک لکیر کھینچ دے۔ اب اس رویا کی تکمیل نظر آنا شروع ہو گئی ہے۔ یہاں جس 'اس مصیبت کے زمانے کے آغاز' کا ذکر ہے، اس سے مراد وہ وقت نہیں جب بلائیں انڈیلی جانے لگیں گی، بلکہ ان کے انڈیلے جانے سے ذرا پہلے کا ایک مختصر عرصہ مراد ہے، جب مسیح مقدس میں ہوں گے۔ اسی وقت، جب نجات کا کام اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آتی جائے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس قدر روک رکھا جائے گا کہ وہ تیسرے فرشتہ کے کام میں رکاوٹ نہ ڈال سکیں۔ اسی وقت 'پچھلی بارش' یا خداوند کے حضور سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتہ کی بلند آواز کو قوت دے، اور مقدسین کو اس عرصے میں قائم رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری بلائیں انڈیلی جائیں گی۔" ابتدائی تحریرات، 85.

جب امریکہ میں اتوار کے قانون کا نفاذ ہوگا، قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی واقع ہوگی۔ اسی اتوار کے قانون کے وقت امریکہ میں ایڈونٹ ازم دو طبقوں میں تقسیم ہو جائے گا: ایک حیوان کا نشان قبول کرے گا اور دوسرا خدا کی مہر پائے گا۔ امریکہ کی قومی تباہی کو مصر کی پہلی تین بلاؤں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ عذاب انسانی آزمائشی مدت کے اختتام تک جاری رہتے ہیں، پھر بلا کسی رحم کے آخری سات بلائیں انڈیلی جاتی ہیں۔

میری بات مصر کی نبوی تاریخ سے کم، اور اس حقیقت سے زیادہ متعلق ہے کہ ایلن وائٹ مصر کو اُس قوم کی علامت قرار دیتی ہیں جو ساری دنیا کو حیوان کا نشان قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے، کیونکہ ایسا کرتے ہوئے وہ ابتدا کو انتہا پر منطبق کر کے دکھاتی ہیں، جو یسوع کی نبوی پہچان ہے بطور الفا و اومیگا۔ خروج کی روایت میں جب خداوند قدیم اسرائیل کے ساتھ عہد میں داخل ہوتا ہے، تو وہ اپنے آپ کو ایک نئے نام سے متعارف کراتا ہے۔

تب خداوند نے موسیٰ سے کہا: اب تُو دیکھے گا کہ میں فرعون کے ساتھ کیا کروں گا، کیونکہ زور اور ہاتھ سے وہ انہیں جانے دے گا اور زور اور ہاتھ سے وہ انہیں اپنی سرزمین سے نکال دے گا۔

اور خدا نے موسیٰ سے کلام کیا اور اُس سے کہا، میں خداوند ہوں: اور میں ابرہام، اسحاق اور یعقوب پر خدا قادر مطلق کے نام سے ظاہر ہوا، لیکن اپنے نام یہوواہ سے وہ واقف نہ تھے۔

اور میں نے ان سے اپنا عہد بھی قائم کیا ہے کہ میں انہیں ملکِ کنعان دوں، وہ زمین جہاں وہ پر دیسی تھے۔ اور میں نے بنی اسرائیل کی آہ و نالہ بھی سن لی ہے جنہیں مصری غلامی میں رکھے ہوئے ہیں؛ اور میں نے اپنے عہد کو یاد کیا ہے۔ پس بنی اسرائیل سے کہہ: میں خداوند ہوں، اور میں تمہیں مصریوں کے بوجھ کے نیچے سے نکال لاؤں گا، اور تمہیں ان کی غلامی سے خلاصی دوں گا، اور پھیلے ہوئے بازو اور بڑے بڑے فیصلوں کے ساتھ تمہیں چھڑا لوں گا۔ اور میں تمہیں اپنے لیے ایک قوم بنا لوں گا، اور تمہارا خدا ہوں گا؛ اور تم جان لوگے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو تمہیں مصریوں کے بوجھ کے نیچے سے نکالتا ہوں۔ اور میں تمہیں اس زمین میں لے آؤں گا جس کے بارے میں میں نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو دینے کی قسم کھائی تھی؛ اور اسے تمہیں میراث کے طور پر دوں گا۔ میں خداوند ہوں۔

اور موسیٰ نے بنی اسرائیل سے اسی طرح کہا، لیکن انہوں نے روح کی شکستگی اور ظالمانہ غلامی کے باعث موسیٰ کی بات نہ سنی۔ خروج ۶:۹-۹

خداوند یہاں موسیٰ کی نشان دہی اپنے عہد کے نمائندے کے طور پر کر رہا ہے، جس طرح یعقوب، اسحاق اور ابراہیم تھے۔ موسیٰ کے زمانے تک "یہوواہ" نام ابراہیم اور اس کی نسل کے لیے نامعلوم تھا، اور جب ابراہیمی عہد کی تجدید کے زمانے میں، یعنی جب عبرانیوں کو مصری غلامی سے رہائی ملنی تھی، تو خداوند نے اپنی صفات کے بارے میں ایک نئی وحی متعارف کرائی، کیونکہ نام پیشگوئی کے طور پر صفات کی نمائندگی کرتا ہے۔ جب ابرام نے خداوند کے ساتھ عہد باندھا، تو خداوند نے اس کا نام بدل کر ابراہیم رکھ دیا۔ مصری غلامی کی پیشگوئی کے آغاز میں عہد کے انسانی نمائندے کا نام بدل دیا گیا، اور اس پیشگوئی کے اختتام پر خدا نے اپنے لیے ایک نیا نام متعارف کرایا۔

باب پندرہ میں ابرام نے عہد باندھا اور وہاں مصر میں چار سو برس تک کی غلامی کی پیشین گوئی بیان ہوئی۔ باب سترہ میں ابرام کے لیے ختنہ کی رسم مقرر کی گئی اور اس کے اور سارہ کے نام بدل دیے گئے۔

چار سو سال بعد، موسیٰ کو ابراہیم کی چار سو سالہ پیشگوئی کو پورا کرنے کے لیے اٹھایا گیا۔ ابراہیم، اسحاق، یعقوب اور موسیٰ سب ان ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں جو آخری دنوں میں خداوند کے ساتھ عہد میں داخل ہوں گے۔

اس زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں، خدا کا اپنے احکام کی پابندی کرنے والے لوگوں کے ساتھ عہد از سر نو قائم کیا جانا ہے۔ Review and Herald، 26 فروری، 1914۔

حیوان کا نشان قبول کرنے والے سبت رکھنے والوں اور خدا کی مہر پانے والے سبت رکھنے والوں کے درمیان جدائی اتوار کے قانون کے نفاذ کے وقت عمل میں آتی ہے۔ یہ جدائی دس کنواریوں کی تمثیل میں دکھائی گئی ہے۔

انجیل متی باب 25 کی دس کنواریوں کی تمثیل ایڈوینٹسٹ لوگوں کے تجربے کی بھی عکاسی کرتی ہے۔ عظیم کشمکش، 393۔

"مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے، جن میں سے پانچ دانشمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بہ حرف پوری ہو چکی ہے اور ہوگی، کیونکہ اس کا اس زمانے پر خاص اطلاق ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی طرح یہ پوری ہو چکی ہے اور وقت کے اختتام تک موجودہ سچائی بنی رہے گی۔" ریویو اینڈ بیرلڈ، 19 اگست، 1890ء۔

یہ تمثیل 22 اکتوبر 1844 کو پوری ہوئی، جب ملرائٹ تاریخ کی عاقل اور نادان کنواریاں جدا کر دی گئیں۔ ایڈونٹ ازم کی ابتدا ایڈونٹ ازم کے اختتام کی نمائندگی کرتی ہے، اور آخر میں ہونے والی جدائی دس کنواریوں کی تمثیل کی تکمیل ہے، اور یہ اختتامی جدائی اتوار کے قانون کے نتیجے میں واقع ہوتی ہے۔

"پھر، یہ تمثیلیں سکھاتی ہیں کہ عدالت کے بعد کوئی مہلت نہیں ہوگی۔ جب انجیل کا کام مکمل ہو جاتا ہے، تو فوراً ہی نیک اور بد کے درمیان جدائی واقع ہوتی ہے، اور ہر طبقے کی تقدیر ہمیشہ کے لیے طے ہو جاتی ہے۔" مسیح کی تمثیلی تعلیمات، 123۔

دس کنواریوں کی تمثیل یہ بتاتی ہے کہ ایڈونٹسٹوں میں عقلمند کنواریاں خدا کی مہر پاتی ہیں، اور ایڈونٹسٹوں میں بیوقوف کنواریاں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کے وقت حیوان کا نشان پاتی ہیں۔ بیوقوف کنواریاں لاودکیوں کے طور پر بھی پیش کی گئی ہیں۔

"وہ کلیسیا کی حالت جیسے نادان کنواریوں سے تعبیر کیا گیا ہے، اسے لاودکیہ کی حالت بھی کہا جاتا ہے۔" ریویو اینڈ بیرلڈ، 19 اگست، 1890۔

آخری دنوں میں، جب خدا اپنے احکام کی پابندی کرنے والی قوم کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرے گا، تو وہ اپنا ایک نیا نام ظاہر کرے گا، جیسے اُس نے موسیٰ کے زمانے میں عہد کی تجدید کے وقت کیا تھا۔ نادان کنواریوں کی حالت یہ ہے کہ ان کے پاس تیل نہیں، اور لاودکیہ کے لوگوں کی حالت یہ ہے کہ وہ اتنے اندھے ہیں کہ انہیں یہ بھی دکھائی نہیں دیتا کہ ان کے پاس تیل نہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر نادان کنواریاں لاودکیہ کی ہیں، تو دانشمند کنواریاں فلاڈیلفیا کی ہیں۔

اور فلاڈیلفیا کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھ: یہ باتیں وہ فرماتے جو قدوس ہے، جو سچا ہے، جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے، جو کھولتا ہے تو کوئی بند نہیں کر سکتا، اور جو بند کرتا ہے تو کوئی کھول نہیں سکتا۔ میں تیرے اعمال جانتا ہوں: دیکھ، میں نے تیرے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھ دیا ہے جیسے کوئی بند نہیں کر سکتا، کیونکہ تیرے پاس تھوڑی سی قوت ہے، اور تو نے میرے کلام کو قائم رکھا ہے، اور میرے نام سے انکار نہیں کیا۔

دیکھ، میں شیطان کی عبادت گاہ والوں کو، جو کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں اور ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں، یہ کروں گا کہ وہ آ کر تیرے پاؤں کے آگے سجدہ کریں، اور جان لیں کہ میں نے تجھ سے محبت کی ہے۔ چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام کو قائم رکھا ہے، اس لیے میں بھی تجھے اُس آزمائش کی گھڑی سے محفوظ رکھوں گا جو تمام دنیا پر آنے والی ہے، تاکہ زمین پر بسنے والوں کو آزمایا جائے۔

دیکھو، میں جلد آتا ہوں؛ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھ۔ تاکہ کوئی تیرا تاج نہ چھین لے۔ جو غالب آئے اسے میں اپنے خدا کے بیگل میں ستون بناؤں گا، اور وہ پھر کبھی باہر نہ جائے گا۔ اور میں اس پر اپنے خدا کا نام، اور اپنے خدا کے شہر کا نام لکھوں گا، یعنی نئے یروشلم کا، جو میرے خدا کی طرف سے آسمان سے نازل ہوتا ہے؛ اور میں اس پر اپنا نیا نام لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتی ہے۔ مکاشفہ 3:7-13۔

فلاڈیلفیا کے لوگ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ان سے وعدہ کیا گیا ہے کہ خدا ان پر اپنا نیا نام لکھے گا۔ جب خداوند ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ عہد باندھے گا، تو وہ اپنے لیے ایک نیا نام متعارف کرائے گا۔ خداوند نے ابراہیم سے فرمایا کہ وہ قادر مطلق خدا ہے۔

اور جب ابرام ننانوے برس کا تھا، تو خداوند ابرام پر ظاہر ہوا اور اس سے کہا، میں خدائے قادر مطلق ہوں؛ میرے حضور چل اور کامل ہو۔ اور میں اپنے اور تیرے درمیان اپنا عہد قائم کروں گا اور تجھے حد بڑھاؤں گا۔ تب ابرام اپنے منہ کے بل گر پڑا، اور خدا اس سے ہمکلام ہوا اور کہا، جہاں تک میری بات ہے، دیکھ، میرا عہد تیرے ساتھ ہے، اور تو بہت سی قوموں کا باپ ہوگا۔ اور اب سے تیرا نام ابرام نہ کہلائے گا بلکہ تیرا نام ابراہیم ہوگا، کیونکہ میں نے تجھے بہت سی قوموں کا باپ بنایا ہے۔ پیدائش 17:1-5۔

جب خداوند نے ابراہیم کے زمانے میں پہلی بار ایک برگزیدہ قوم کے ساتھ عہد باندھا، تو اُس نے اپنے آپ کو قادر مطلق خدا کے طور پر ظاہر کیا۔ جب اُس نے موسیٰ کے زمانے میں اپنے عہد کے تعلق کو مزید استوار کیا، تو پہلی بار اُس نے اپنا نام یہوواہ بتایا۔ جب یسوع بہتوں کے ساتھ ایک ہفتے کے لیے عہد کی توثیق کرنے آئے، تو اُس نے خدا کے ایک نئے نام کا تعارف کرایا جو عہد عتیق میں صرف ایک بار مذکور ہوا تھا، اور وہ بھی ایک باپلی کی طرف سے۔

تب بادشاہ نبوکدنصر حیران ہو گیا اور فوراً اٹھ کھڑا ہوا، اور بولا اور اپنے مشیروں سے کہا، کیا ہم نے آگ کے درمیان تین آدمیوں کو بندھا ہوا نہیں ڈالا تھا؟ انہوں نے جواب دیا اور بادشاہ سے کہا، سچ ہے، اے بادشاہ۔ اس نے جواب دیا اور کہا، دیکھو، میں چار آدمیوں کو کھلے ہوئے دیکھتا ہوں، جو آگ کے درمیان چل پھر رہے ہیں، اور انہیں کچھ گزند نہیں پہنچا؛ اور چوتھے کی صورت خدا کے بیٹے کی مانند ہے۔ دانی ایل 3:24، 25۔

یہ ثابت کرنا بہت آسان ہے کہ دانیال کے تیسرے باب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اتوار کے قانون کی نشاندہی کی گئی ہے۔ دانیال باب تین میں شدراک، میسک اور عبدنغو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ ہیں جو آخری بار عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ دانیال باب تین میں ہم اتوار کے قانون اور آخری بارش کے زمانے کی ایک نبوی تمثیل دیکھتے ہیں۔ مسیح اپنے تین بزرگان کے ساتھ ظلم و ستم کی آگ میں تھا اور ہوگا، جو نہ صرف ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں بلکہ تین فرشتوں کے پیغامات کی بھی۔ اس آگ میں، جو اتوار کے قانون کے بحران کی علامت ہے، اس کی پہچان اس کے ایک نام سے ہوتی ہے، اور وہ ایسا نام ہے جو تاریخ میں اس وقت تک متعارف نہ ہوا تھا جب تک مسیح ابن خدا کے طور پر نہ آئے۔ باب تین کی اس تمثیل میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے انجام پر عہد کی تجدید کرنے والے آخری بحران کے دوران مسیح کے ساتھ تعامل میں ہیں، اور اس کا ایک ایسا نام ہے جسے کوئی انسان نہیں جانتا تھا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکا میں اتوار کے قانون کی نمائندگی کرنے والی مصری نجات کے بارے میں ہمارے غور و خوض سے بہت دور بھٹکنے سے پہلے، ہمیں اپنے آپ کو یاد دلانا چاہیے کہ مصر میں دس بلاؤں میں سے پہلی کے شروع ہونے سے پہلے سبت کے بارے میں ایک حقیقی تحریک موجود تھی۔

اور فرعون نے کہا، دیکھو، اب ملک کے لوگ بہت ہو گئے ہیں، اور تم انہیں ان کے بوجھوں سے آرام دیتے ہو۔ اور اسی دن فرعون نے قوم کے بیگار لینے والوں اور ان کے افسران کو حکم دیا، کہ تم اب آگے سے لوگوں کو اینٹیں بنانے کے لیے بھوسا نہ دینا، جیسا اب تک دیتے رہے ہو؛ انہیں جانے دو کہ آپ ہی اپنے لیے بھوسا جمع کریں۔ اور اینٹوں کی جو تعداد وہ پہلے بنایا کرتے تھے وہی ان پر لازم رکھنا؛ اس میں ذرا بھی کمی نہ کرنا، کیونکہ وہ سست ہیں؛ اسی لیے وہ پکار کر کہتے ہیں، اُو ہم جا کر اپنے خدا کو قربانی گزرائیں۔ ان آدمیوں پر اور زیادہ کام ڈالو، تاکہ وہ اس میں مشقت کریں؛ اور باطل باتوں کی طرف دھیان نہ دیں۔ چنانچہ بیگار لینے والے اور ان کے افسران نکلے اور لوگوں سے کہنے

لگے، فرعون یوں فرماتا ہے کہ میں تمہیں بھوسا نہ دوں گا۔ جاؤ، جہاں سے ملے بھوسا خود لے آؤ؛ مگر تمہارے کام میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ پس لوگ بھوسے کے بدلے پرالی جمع کرنے کے لیے سارے مصر کے ملک میں پھیل گئے۔ اور بیگار لینے والے انہیں تیز کرتے رہے، کہ اپنے کام، یعنی اپنی روزانہ کی ذمہ داریاں، اسی طرح پوری کرو جیسے جب بھوسا ہوتا تھا۔ اور بنی اسرائیل کے وہ افسر جنہیں فرعون کے بیگار لینے والوں نے ان پر مقرر کیا تھا، مارے گئے، اور ان سے پوچھا گیا، کہ تم نے کل اور آج پہلے کی طرح اینٹ بنانے کا اپنا مقررہ کام کیوں پورا نہیں کیا؟ تب بنی اسرائیل کے افسر آئے اور فرعون کے آگے فریاد کی، کہ تو اپنے خادموں کے ساتھ یہ کیوں کرتا ہے؟ تیرے خادموں کو بھوسا نہیں دیا جاتا، پھر ہم سے کہا جاتا ہے کہ اینٹ بناؤ؛ اور دیکھ، تیرے خادموں کو مارا جاتا ہے، حالانکہ قصور تیرے ہی لوگوں کا ہے۔ لیکن اس نے کہا، تم سست ہو، ہاں سست؛ اسی لیے کہتے ہو کہ ہم جا کر خداوند کے حضور قربانی کریں۔ پس اب جاؤ اور کام کرو؛ کیونکہ تمہیں بھوسا نہ دیا جائے گا، مگر اینٹوں کی مقررہ تعداد تم ضرور دو گے۔ اور جب یہ کہا گیا کہ اپنی روزانہ کے مقررہ کام میں اینٹوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کرنا، تو بنی اسرائیل کے افسروں نے دیکھ لیا کہ ان کی حالت بگڑ گئی ہے۔ خروج 5:19

اتوار کے قانون سے پہلے اُن لوگوں کے خلاف تیزی سے بڑھتی ہوئی مخالفت ہوگی جو ساتویں دن کا سبت مانتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے مصری بلاؤں سے پہلے تھی۔ موسیٰ ہی کو مصریوں اور عبرانیوں دونوں نے تمام مصیبتوں کا ذمہ دار ٹھہرایا، جیسے اخاب نے ایلیاہ پر الزام لگایا تھا۔

اور یوں ہوا کہ جب اخاب نے ایلیاہ کو دیکھا تو اخاب نے اُس سے کہا، کیا تُو ہی ہے جو اسرائیل کو مصیبت میں ڈالتا ہے؟ اُس نے جواب دیا، میں نے اسرائیل کو مصیبت میں نہیں ڈالا؛ بلکہ تُو اور تیرے باپ کا گھرانہ، کیونکہ تم نے خداوند کے احکام کو ترک کر دیا ہے اور تو بعلم کے پیچھے ہو لیا ہے۔ اول سلاطین 18:17، 18۔

موسیٰ کی کہانی اتوار کے قانون کی تاریخ کو واضح کرتی ہے اور الیاس کی کہانی بھی اتوار کے قانون کی تاریخ کو واضح کرتی ہے۔ اکٹھے ہوں یا الگ الگ، موسیٰ اور الیاس علامتیں ہیں۔ مسیح کی تبدیلیت کے موقع پر انہوں نے مل کر دو گروہوں کی نمائندگی کی: ایک لاکھ چوالیس ہزار جو نہیں مرتے، اور وہ جو خداوند میں مرتے ہیں۔ موسیٰ مردوں میں سے جی اُٹھایا گیا، الیاس کبھی نہیں مرا۔ وہ وہی دو نبی بھی ہیں جو مکاشفہ گیارہ میں لوگوں کو اذیت دینے والے کہلائے گئے ہیں۔ موسیٰ اور الیاس بطور علامت بہت سے حقائق کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ بعد میں اس پر بات کریں گے۔

دیکھو، خداوند کے عظیم اور بیبت ناک دن کے آنے سے پہلے میں ایلیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور وہ باپوں کے دل اولاد کی طرف اور اولاد کے دل باپوں کی طرف پھیر دے گا، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آ کر زمین کو لعنت سے ماروں۔ ملاکی 4:5، 6۔

انسانوں کی مہلتِ توبہ ختم ہونے سے ذرا پہلے، 'الیاس نبی' ایک خاص پیغام کے ساتھ ظاہر ہوگا جو 'باپوں کے دل بچوں کی طرف، اور بچوں کے دل اپنے باپوں کی طرف' پھیر دے گا۔ تمام انبیا دنیا کے انجام کی گواہی دیتے ہیں، اور وہ سب آپس میں متفق ہیں۔

اور انبیا کی ارواح انبیا کے تابع ہیں۔ کیونکہ خدا نے ترتیبی کا خالق نہیں بلکہ سلامتی کا ہے، جیسا کہ مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔ 1 کرنتھیوں 14:32، 33۔

ایلیاہ کا پیغام خداوند کے عظیم اور بولناک دن سے عین پہلے آ پہنچتا ہے؛ لہذا یہ بالکل وہی خاص پیغام ہے جو کتابِ مکاشفہ میں "یسوع مسیح کا مکاشفہ" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جب "وقت قریب ہے" تو ایلیاہ کا خاص پیغام خدا کے "بندوں کو وہ باتیں جو ضرور عنقریب واقع ہونے والی ہیں" دکھاتا ہے۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اسے دیا تاکہ وہ اپنے خادموں کو وہ باتیں دکھائے جو عنقریب واقع ہونی ہیں؛ اور اس نے اپنے فرشتے کے ذریعے اسے اپنے خادم یوحنا کے پاس بھیجا اور ظاہر کیا۔ اُس نے خدا کے کلام، اور یسوع مسیح کی گواہی، اور ہر اُس چیز کی جو اُس نے دیکھی شہادت دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کے کلام کو سنتے ہیں، اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اس میں لکھی ہوئی ہیں؛ کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:1-3۔

غور کیجیے کہ جب ملاکی ایلیاہ کو بطور علامت استعمال کرتا ہے، تو وہ احکام کی پابندی کا براہ راست حوالہ بھی دیتا ہے۔

میرے خادم موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو، جس کا حکم میں نے حوریب میں تمام اسرائیل کے لیے، اس کے قوانین اور فیصلوں سمیت، اسے دیا تھا۔ دیکھو، خداوند کے بڑے اور بولناک دن کے آنے سے پہلے میں تمہارے پاس نبی ایلیاہ کو بھیجوں گا۔ اور وہ باپوں کے دلوں کو بچوں کی طرف اور بچوں کے دلوں کو اُن کے باپوں کی طرف پھیر دے گا، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں آ کر زمین کو لعنت سے ماروں۔ ملاکی 4:4-6

یہ تین آیات عہدِ عتیق کی آخری آیات ہیں، اور ان میں عہدِ عتیق کا آخری وعدہ بھی شامل ہے اور دس احکام کی پاسداری پر زور بھی دیا گیا ہے۔ کتابِ مکاشفہ میں سات "برکتیں" ہیں، اور آخری برکت اُن کے لیے ہے جو دس احکام کی پاسداری کرتے ہیں۔

میں الفا اور اومیگا ہوں، ابتدا اور انتہا، اول اور آخر۔ مبارک ہیں وہ جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں، تاکہ انہیں درختِ حیات کا حق ملے، اور وہ دروازوں سے ہو کر شہر میں داخل ہوں۔ مکاشفہ 22:13، 14۔

عہدِ عتیق کے آخری وعدے میں ہمیں دس احکام کو 'یاد' رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے، لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ اُس واحد حکم پر زور دیتا ہے جس میں 'یاد رکھنے' کا حکم شامل ہے۔

سبت کے دن کو یاد رکھ کہ اسے مقدس رکھنا۔ چھ دن تو محنت کرے گا اور اپنا سب کام کرے گا، لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے۔ اس میں تو کوئی کام نہ کرے گا، نہ تو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام، نہ تیری کنیز، نہ تیرا مویشی، نہ وہ پردیسی جو تیرے دروازوں کے اندر ہے۔ کیونکہ چھ دن میں خداوند نے آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ ان میں ہے، بنایا، اور ساتویں دن آرام کیا؛ اسی لیے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔ خروج 20:8-11۔

عہدِ عتیق اور عہدِ جدید دونوں میں آخری وعدہ خدا کے احکام پر زور دیتا ہے، خاص طور پر ساتویں دن کے سبت پر۔ ملاکی کہتا ہے کہ "یاد رکھو" اور یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ ایسا کرنے والے مبارک ہیں۔ ساتویں دن کا سبت خدا کی تخلیق اور اس کی تخلیقی قدرت کی یادگار ہے۔ سبت زمین کی تاریخ کے آخری دنوں میں تنازع کا محور بھی بن جاتا ہے۔ جب یوحنا اُن پر "برکت" قلم بند کرتا ہے جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں، وہ محض وہی بات قلم بند کر رہا ہوتا ہے جو یسوع، الفا اور اومیگا، ابتدا اور انتہا، اول و آخر، نے اعلان کی تھی۔ لہذا، عہدِ جدید کا آخری وعدہ ساتویں دن کے سبت سے متعلق ہے اور اُس الوہی صفت سے بھی جو ابتدا کے وسیلے سے انتہا کی شناخت کرتی ہے۔

کتابِ پیدائش میں مذکور پہلی سچائی — جس کے معنی آغاز ہیں — خالق اور تخلیق کی پہچان کرواتا ہے اور سبت پر خاص زور دیتی ہے۔ ان سب کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو، سطر بہ سطر، عہدِ نامہ قدیم کے آغاز اور عہدِ نامہ قدیم و عہدِ نامہ جدید دونوں کے اختتام پر خدا کو خالق کے طور پر، دس احکام کو، سبت کے حکم کو، اور اس حقیقت کو کہ یسوع ابتدا اور انتہا ہے، نمایاں کیا گیا ہے۔

ایلیاہ نبی کو ملاکی عہدِ عتیق کے آخری وعدے میں ایک علامت کے طور پر پیش کرتا ہے، اور وہی نبی تھا جس نے یزبل اور اخاب کا سامنا کیا تھا۔ کتابِ مکاشفہ یزبل کو پاپائیت کی علامت اور دس

بادشاہوں کو اقوام متحدہ کی علامت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ ایلیا کا اخاب اور یزبل سے مقابلہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے اُس مقابلے کی نمائندگی کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے ساتھ ہوگا، جسے ریاست ہائے متحدہ امریکہ طاقت دے گا اور جس کی راہنمائی پاپائیت کرے گی۔ اسرائیل کے دس شمالی قبائل کے بادشاہ کے طور پر اخاب دس قبائل پر حاکم طاقت کی نمائندگی کرتا تھا؛ یوں وہ اس بات کی تمثیل بنتا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ (خاب) اقوام متحدہ (دس قبائل یا مکاشفہ باب سترہ کے دس بادشاہ) کو پاپائیت (یزبل) کی خاطر سبت پر عمل کرنے والوں پر ظلم ڈھانے کے لیے اختیار دے گا۔ جب ملاکی ایلیا کو اُس پیغام کی نمائندگی کے لیے استعمال کرتا ہے جو خداوند کے بڑے اور ہولناک دن سے پہلے آتا ہے، تو ایلیا اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں جدید روم (اژدہا، درندہ اور جھوٹا نبی) ستاتا ہے، جیسے اُسے ساڑھے تین سال تک یزبل نے ستایا تھا۔ ملاکی 4:4 میں "یاد رکھو" کے لفظ کے ذریعے سبت کو نمایاں کرنا اُس نبوی منظرنامے میں اتوار کے قانون کے بحران کو شامل کر دیتا ہے جس کی تصویر کشی ملاکی کرتا ہے۔

ان سچائیوں پر غور و فکر میں ابھی بہت کچھ اور شامل کرنے کی ضرورت ہے جو عہد نامہ قدیم کی ابتدا کا اس کے اختتام سے، اور پھر بائبل کی ابتدا کا اس کے اختتام سے تقابل کرنے سے واضح ہوتی ہیں۔ کتاب پیدائش میں ہمیں خالق، تخلیق اور وہ سبت ملتا ہے جو تخلیق کی یادگار ہے۔ کتاب ملاکی میں سبت کے حکم کو اس بحران انگیز مسئلے کے طور پر شناخت کیا گیا ہے جو انسانی آزمائشی مدت کے اختتام اور آخری سات آفتوں کے نزول تک معاملہ پہنچا دیتا ہے، یا جیسا کہ ملاکی اسے کہتا ہے، "خداوند کا بڑا اور ہولناک دن"۔ ایلیاہ ان خدا کے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو مرتی ہوئی دنیا کے سامنے تیسرے فرشتے کا پیغام پیش کرتے ہیں۔

"آج، ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کی روح اور قوت میں، خدا کے مقرر کردہ پیغامبر فیصلے کا سامنا کرتی دنیا کی توجہ اُن سنجیدہ واقعات کی طرف مبذول کرا رہے ہیں جو مہلت کی اختتامی گھڑیوں اور مسیح یسوع کے بادشاہوں کے خداوندوں کے خداوند کے طور پر ظہور کے سلسلے میں جلد وقوع پذیر ہونے والے ہیں۔" Prophets and Kings, 715, 716.

بائبل کا آغاز، جو عہد عتیق کا آغاز بھی ہے، اسی کہانی کی نشاندہی کرتا ہے جس پر دونوں عہدناموں کا اختتام ہوتا ہے، لیکن ہر آغاز اور اختتام اپنی ایک الگ سچائی رکھتا ہے جو پیغام کو اجاگر کرنے اور اس میں حصہ ڈالنے کے لیے ضروری ہے۔ پیدائش میں توجہ خدا کے اعمال پر ہے، اور ملاکی میں توجہ اُس پیغام پر ہے جو اُنے والے بحران سے خبردار کرتا ہے۔ مکاشفہ کے اختتام پر "الفا اور اومیگا" کی شناخت سامنے آتی ہے۔ عہد جدید کی پہلی کتاب میں ہم یہ پڑھتے ہیں:

یسوع مسیح کی نسل کی کتاب، جو داؤد کا بیٹا اور ابراہیم کا بیٹا ہے۔

ابراہیم سے اسحاق پیدا ہوا؛ اور اسحاق سے یعقوب پیدا ہوا؛ اور یعقوب سے یہوداہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے؛ اور یہوداہ سے تامر کے ذریعے فارص اور زارح پیدا ہوئے؛ اور فارص سے حصرون پیدا ہوا؛ اور حصرون سے آرام پیدا ہوا؛ اور آرام سے عمیناداب پیدا ہوا؛ اور عمیناداب سے نحشون پیدا ہوا؛ اور نحشون سے سلمون پیدا ہوا؛ اور سلمون سے راحب کے ذریعے بوغز پیدا ہوا؛ اور بوغز سے رت کے ذریعے عوبید پیدا ہوا؛ اور عوبید سے یسی پیدا ہوا؛ اور یسی سے بادشاہ داؤد پیدا ہوا؛ اور بادشاہ داؤد سے اس عورت کے ذریعے سلیمان پیدا ہوا جو اوریاہ کی بیوی رہی تھی؛ اور سلیمان سے رحبعام پیدا ہوا؛ اور رحبعام سے ابیاہ پیدا ہوا؛ اور ابیاہ سے آسا پیدا ہوا؛ اور آسا سے یہوشافاط پیدا ہوا؛ اور یہوشافاط سے یورام پیدا ہوا؛ اور یورام سے عزیاہ پیدا ہوا؛ اور عزیاہ سے یوٹام پیدا ہوا؛ اور یوٹام سے آحاز پیدا ہوا؛ اور آحاز سے حزقیاہ پیدا ہوا؛ اور حزقیاہ سے منسی پیدا ہوا؛ اور منسی سے آمون پیدا ہوا؛ اور آمون سے یوشیاہ پیدا ہوا؛ اور یوشیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا ہوئے، اُس وقت کے قریب جب انہیں بابل کو اسیری میں لے جایا گیا؛ اور بابل کو لے جائے جانے کے بعد، یکونیاہ سے سلتنی ایل پیدا ہوا؛ اور سلتنی ایل سے زروبابل پیدا ہوا؛ اور زروبابل سے ابیہود پیدا ہوا؛ اور ابیہود

سے الیاقیم پیدا ہوا؛ اور الیاقیم سے آزور پیدا ہوا؛ اور آزور سے صادوق پیدا ہوا؛ اور صادوق سے اخیم پیدا ہوا؛ اور اخیم سے الیہود پیدا ہوا؛ اور الیہود سے الیعزر پیدا ہوا؛ اور الیعزر سے متان پیدا ہوا؛ اور متان سے یعقوب پیدا ہوا؛ اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا شوہر تھا؛ جس سے عیسیٰ پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔

یوں ابراہیم سے داؤد تک کل چودہ پشتیں ہوئیں؛ اور داؤد سے بابل کی جلاوطنی تک چودہ پشتیں؛ اور بابل کی جلاوطنی سے مسیح تک چودہ پشتیں۔

اور یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی: جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف سے ہو چکی تھی، تو اس سے پہلے کہ وہ اکٹھے ہوئے، وہ روح القدس کی طرف سے حاملہ پائی گئی۔ تب اس کے شوہر یوسف، جو راستباز آدمی تھا اور اسے رسوا کرنا نہیں چاہتا تھا، اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ مگر جب وہ ان باتوں پر غور کر رہا تھا تو دیکھو، خداوند کا فرشتہ خواب میں اسے دکھائی دیا اور کہا، اے داؤد کے بیٹے یوسف، اپنی بیوی مریم کو اپنے پاس لے آنے سے مت ڈر، کیونکہ جو اس میں قرار پایا ہے وہ روح القدس کی طرف سے ہے۔

اور وہ ایک بیٹے کو جنم دے گی، اور تو اس کا نام یسوع رکھنا، کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دے گا۔ اور یہ سب کچھ اس لیے ہوا تاکہ جو خداوند نے نبی کی وساطت سے فرمایا تھا وہ پورا ہو، کہ: دیکھو، ایک کنواری حاملہ ہوگی اور ایک بیٹے کو جنم دے گی، اور لوگ اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے، جس کا ترجمہ ہے: خدا ہمارے ساتھ۔ پھر یوسف نیند سے جاگ کر ویسا ہی کرنے لگا جیسا خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا، اور اپنی بیوی کو اپنے پاس لے آیا۔ اور وہ اسے نہ جانتا تھا جب تک اس نے اپنا پہلوٹھا بیٹا جنم نہ دیا؛ اور اس نے اس کا نام یسوع رکھا۔
متی 1:1-25۔

عہد جدید کا آغاز، عہد عتیق کے آغاز اور اختتام، اور عہد جدید کے اختتام کے ساتھ ہم آہنگ ہے، کیونکہ یہ خدا کی تخلیقی قدرت پر زور دیتا ہے، یعنی وہی قدرت جسے مسیح نے چھ دنوں میں سب چیزیں پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا، اور عین وہی قدرت وہ اپنی قوم کو اُن کے گناہوں سے نجات دینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ 'عمانوئیل' کا لفظ، جیسا کہ یسعیاہ کی تحریروں سے منقول ہے، کا مطلب ہے 'خدا ہمارے ساتھ ہے'۔ وہ اپنی الوہیت کو ہماری انسانیت کے ساتھ ملا کر اپنے لوگوں کے اندر سکونت کرتا ہے، اور یہی امتزاج اُس نے اُس وقت قائم کیا جب وہ مریم میں مجسم ہوا۔

خدا کے تقاضے کے معیار پر پورا اترنے کے لیے کامل اطاعت کے سوا کچھ بھی کافی نہیں۔ اس نے اپنے تقاضوں کو مبہم نہیں چھوڑا۔ اس نے ایسا کوئی حکم لازم نہیں کیا جو انسان کو اپنے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے ضروری نہ ہو۔ ہمیں چاہیے کہ ہم گناہگاروں کو اس کے کردار کے مثالی معیار کی طرف رہنمائی کریں اور انہیں مسیح کے پاس لے جائیں، جس کے فضل سے ہی اس مثالی معیار تک پہنچا جا سکتا ہے۔

نجات دہندہ نے انسانی کمزوریاں اپنے اوپر لے لیں اور گناہ سے پاک زندگی گزارے، تاکہ انسانوں کو یہ خوف نہ ہو کہ انسانی فطرت کی کمزوری کے باعث وہ قابو نہیں پا سکتے۔ مسیح آئے تاکہ ہمیں 'الہی فطرت کے شریک' بنائیں، اور ان کی زندگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ انسانیت، جب الوہیت کے ساتھ مل جائے، گناہ نہیں کرتی۔ شفا کی خدمت، 180۔

عہد جدید کے آغاز میں یہ بتایا گیا ہے کہ کہاں، کب اور کیوں یسوع نے ہماری انسانی فطرت کو اپنایا۔ انہوں نے ایسا اس لیے کیا تاکہ یہ ظاہر کریں کہ انسانی قوت جب الہی قوت کے ساتھ مل جائے تو گناہ نہیں کرتی۔ گناہ شریعت کی خلاف ورزی ہے، جس کے بارے میں ملاکی کہتا ہے کہ ہمیں اسے "یاد" رکھنا ہے۔ یوحنا ہمیں بتاتا ہے کہ جو شریعت پر عمل کرتے ہیں، اور اس طرح جو گناہ نہیں کر رہے، وہ آسمانی دروازوں سے داخل ہو سکتے ہیں۔ متی واضح کرتا ہے کہ ایک گناہگار گناہ پر غالب آ سکتا ہے، جس طرح

مسیح نے غلبہ پایا۔ جب مسیح ہمارے اندر ہوتے ہیں (جلال کی امید)، تو ہمارے اندر وہ تخلیقی قوت ہوتی ہے جس نے کائنات کو بنایا۔ یہ امکان مسیح کے اس انتخاب سے میسر آیا کہ وہ انسانی خاندان میں داخل ہوئے، اور باقی تمام ابدیت کے لیے نہ صرف خدا کے بیٹے بلکہ ابن انسان بھی بن گئے۔

کتاب مکاشفہ سے خدا کے لوگوں کے لیے سچائی کا ایک خاص پیغام انسانی آزمائش کی مدت کے اختتام سے ٹھیک پہلے منکشف کیا گیا ہے۔ یہی خاص پیغام ملاکی کا "ایلیاہ کا پیغام" بھی ہے، جو "خداوند کے بولناک دن" سے ٹھیک پہلے منادی کی جاتی ہے۔

دونوں عہدناموں کے آغاز میں اور عہد جدید کے اختتام پر ہمیں خدا کی مخصوص صفات کی نشاندہی ملتی ہے۔ پیدائش میں وہ خالق ہے، اور مکاشفہ کے آخر میں وہ الفا اور اومیگا ہے۔ عہد جدید کے آغاز میں وہ ابن آدم ہو جاتا ہے۔ اور عہد قدیم کے آخر میں ہمیں وہ اصول ملتا ہے جس کے ذریعے پیغمبر ایلیاہ اُس پیغام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گا کہ باپوں کے دل بچوں کی طرف اور بچوں کے دل باپوں کی طرف پھیر دیے جائیں۔

وہ نبوتی اصول جسے ایلیاہ اپنے تنبیہی پیغام کو پیش کرنے کے لیے برتتا ہے، بالکل وہی ہے جس کا حکم یوحنا کو مکاشفہ میں دیا گیا تھا۔ ایلیاہ "باپوں کا دل بیٹوں کی طرف اور بیٹوں کا دل باپوں کی طرف پھیر دے گا"، اور یوحنا سے کہا گیا کہ جو باتیں اس وقت موجود تھیں انہیں لکھ، اور ایسا کرتے ہوئے وہ بیک وقت اُن باتوں کو بھی لکھ رہا ہوگا جو آئے والی تھیں۔ یوحنا کو یہ دکھانے کے لیے استعمال کیا گیا کہ نبوتی کلام میں الفا اور اومیگا کا اصول کس طرح کارفرما ہوتا ہے، اور ایلیاہ بھی اپنا پیغام اسی اصول پر مبنی کرے گا۔ جب ہم بائبل کے آغاز کا موازنہ اس کے اختتام سے کرتے ہیں تو ہم پرانے کا نئے سے موازنہ کر رہے ہوتے ہیں۔ باپ اپنے بچے کی ابتدا ہے اور بچہ باپ کا اختتام ہے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار ابراہیم کی اولاد کی آخری نسل ہیں، اور وہ تاریخ جب خدا نے ابراہیم کے ساتھ عہد باندھا اس تاریخ کی تمثیل ہے جب خدا اسی عہد کی تجدید ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ کرتا ہے۔

پس یہ ایمان سے ہے تاکہ وہ فضل کے سبب سے ہو، تاکہ وعدہ تمام ذریت کے لیے ثابت رہے؛ نہ صرف اُن کے لیے جو شریعت کے ہیں بلکہ اُن کے لیے بھی جو ابراہیم کے ایمان کے ہیں، جو ہم سب کا باپ ہے۔
رومیوں 4:16

ایلیاہ کا پیغام الفا اور اومیگا کے اصول کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ باپ الفا ہیں اور بچے اومیگا۔ ایلیاہ کا پیغام باپوں کے دلوں کو بچوں کی طرف پھیر دے گا۔ مسیح نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ کی حیثیت سے پہچانا اور ایلن واٹ نے ولیم ملر کو ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والا، دونوں قرار دیا۔ ان تمام نمائندہ شخصیات کے پیغام کو باپوں کے دل بچوں کی طرف اور بچوں کے دل باپوں کی طرف پھیر دینے کے طور پر پیش کیا گیا، اور بالعکس بھی۔ وہ کام پیغام کے اس اثر کی نمائندگی کرتا ہے کہ وہ انسانوں کے دلوں کو ان کے آسمانی باپ کی طرف موڑ دیتا ہے، لیکن اس کا مطلب اس سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ خود کام کی علامت ہے۔ بائبل کی نبوت میں علامتوں کے ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں اور انہیں سیاق و سباق سے متعین کرنا پڑتا ہے۔

وہ کیا چیز تھی جس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو عظیم بنایا؟ اُس نے اپنا ذہن یہودی قوم کے معلموں کی پیش کردہ بے شمار روایات پر پند کر لیا، اور اسے اُس حکمت کے لیے کھول دیا جو اوپر سے آتی ہے۔ اُس کی پیدائش سے پہلے روح القدس نے یوحنا کے پارے میں گواہی دی: 'وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا، اور نہ مے پیئے گا نہ مسکرے؛ اور وہ روح القدس سے معمور ہوگا.... اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو وہ ان کے خداوند خدا کی طرف پھیرے گا۔ اور وہ ایلیاہ کی روح اور قدرت میں اُس کے آگے آگے چلے گا تاکہ باپوں کے دل اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو راستبازوں کی دانائی کی طرف پھیرے؛ تاکہ خداوند کے لیے ایک ایسی اُمت تیار کرے جو حاضر ہو۔' لوقا 1:15-17۔
والدین، اساتذہ اور طلبہ کے لیے مشورے، 445۔

یہ پیغام اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ جو سننے کا انتخاب کریں وہ اپنے دل آسمانی باپ کی طرف موڑ دیں گے، تاہم وہ بنیادی نبوی اصول جس کے ذریعے تنبیہی پیغام پہنچایا جائے گا یہ ہوگا کہ مسیح الفہ اور اومیگا، اول اور آخر، ابتدا اور انتہا ہیں۔ ایلیاہ کا پیغام خدا کے نبوی کلام کی پیشکش پر اس زاویہ نظر سے مبنی ہے کہ یسوع مسیح خدا کا کلام ہیں، اور بائبل کے حاکم اصول بھی اُس کے کردار کی صفات ہیں۔

"خدا کی شریعت خود خدا کی مانند مقدس ہے۔ یہ اس کی مرضی کا انکشاف ہے، اس کے کردار کا عکس، اور الہی محبت اور حکمت کا اظہار۔ تخلیق کی ہم آہنگی اس بات پر موقوف ہے کہ تمام مخلوقات، ہر شے، جاندار اور بے جان، خالق کی شریعت کے ساتھ پوری طرح مطابقت رکھیں۔ خدا نے قوانین مقرر کیے ہیں نہ صرف زندہ مخلوقات کی تدبیر کے لیے بلکہ فطرت کی تمام کارگزاریوں کے لیے بھی۔ ہر چیز مقررہ قوانین کے تحت ہے جن سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ لیکن جہاں فطرت کی ہر شے طبیعی قوانین کے ماتحت ہے، وہاں زمین کے تمام باشندوں میں سے صرف انسان ہی اخلاقی شریعت کے سامنے جواب دہ ہے۔ انسان کو، جو تخلیق کا تاج ہے، خدا نے یہ قدرت دی ہے کہ وہ اس کے تقاضوں کو سمجھے، اس کی شریعت کے عدل و احسان کا ادراک کرے، اور اپنے اوپر اس کے مقدس حقوق کو پہچانے، اور انسان سے غیر متزلزل اطاعت درکار ہے۔" آباء و انبیاء، صفحہ 53۔

ہر چیز (اور اس میں بائبل بھی شامل ہے، کیونکہ بائبل بھی ایک چیز ہے، اور اگر یہ ایک چیز ہے تو پھر یہ ہر چیز کا حصہ ہے) مقررہ قوانین کے تحت ہے۔ بائبل کے ایسے مقررہ قوانین یا اصول ہیں جو اس کی درست تشریح کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ بائبل کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ساتھ ایک قرار دیتی ہے۔ یسوع خدا کا کلام ہے، اور وہ اول بھی ہے اور آخر بھی، اور یہ ایک "مقررہ قانون" اور اُس کی ذات کی ایک صفت ہے۔

ہم نے ایلیاہ کے اس تعارف کو اس لیے استعمال کیا کہ یہ دکھایا جائے کہ عہد عتیق اور عہد جدید دونوں کے آغاز اور انجام باہم متفق ہیں۔ بائبل کا اختتام، جو کہ کتاب مکاشفہ کا بھی اختتام ہے، مکاشفہ کے آغاز سے بھی ہم آہنگ ہے۔ انہی سچائیوں کی گواہی دینے والے پانچ گواہ موجود ہیں، اُس اصول کی بنیاد پر (جو خدا کی ذات کی ایک صفت ہے) کہ خدا کا کلام ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اسی چیز کے آغاز کے ساتھ واضح کرتا ہے۔ یہ حقیقت اس بات کے معنی کا حصہ ہے کہ یسوع مسیح الفہ اور اومیگا ہیں۔

جزیرہ پتمس پر رسول یوحنا پر کلیسیا کے تجربات سے متعلق نہایت گہرے اور پراثر مناظر منکشف کیے گئے۔ غایت دلچسپی اور عظیم اہمیت کے مضامین اسے تمثیلات اور علامتوں میں دکھائے گئے، تاکہ خدا کے لوگ اپنے سامنے آنے والے خطرات اور معرکوں کے بارے میں بصیرت حاصل کریں۔ مسیحی دنیا کی تاریخ زمانے کے بالکل اختتام تک یوحنا پر منکشف کی گئی۔ بڑی صراحت کے ساتھ اس نے خدا کے لوگوں کی حیثیت، خطرات، معرکے، اور آخری نجات کو دیکھا۔ وہ اس اختتامی پیغام کو قلمبند کرتا ہے جو زمین کی فصل کو پختہ کرنے والا ہے، یا تو آسمانی غلہ خانے کے لیے غلے کے گٹھوں کی صورت میں، یا آخری دن کی آگ کے لیے ایندھن کے گٹھوں کی طرح۔

رویا میں یوحنا نے وہ آزمائشیں دیکھیں جنہیں اہل خدا حق کی خاطر برداشت کریں گے۔ اس نے خدا کے احکام کی اطاعت میں، اُن جابرانہ طاقتوں کے مقابل جو انہیں نافرمانی پر مجبور کرنا چاہتی تھیں، ان کی غیر متزلزل ثابت قدمی دیکھی، اور اس نے حیوان اور اس کی شبیہ پر ان کی آخری فتح بھی دیکھی۔

ایک عظیم سرخ اڑیے، چیتے جیسے درندے اور برہ جیسے سینگوں والے درندے کی علامتوں کے تحت، یوحنا کو اُن زمینی حکومتوں کا منظر دکھایا گیا جو خاص طور پر خدا کے قانون کو پامال کرنے اور اس کے لوگوں کو ستانے میں مصروف ہوں گی۔ یہ جنگ زمانے کے اختتام تک جاری رہتی ہے۔ خدا کے لوگ، جن کی علامت ایک مقدس عورت اور اس کے بچے تھے، نہایت قلیل تعداد میں دکھائے گئے۔ آخری دنوں میں صرف ایک باقی ماندہ گروہ ہی اب بھی موجود تھا۔ ان کے بارے میں یوحنا یوں

کہتے کہ وہ "جو خدا کے احکام پر قائم رہتے ہیں اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے ہیں۔"

بت پرستی کے ذریعے، اور پھر پاپائیت کے ذریعے، شیطان نے خدا کے وفادار گواہوں کو زمین سے مٹا دینے کی کوشش میں صدیوں تک اپنی قوت بروئے کار لایا۔ بت پرست اور پاپائیت کے پیروکار اسی اژدہا کی روح سے متحرک تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ پاپائیت، خدا کی خدمت کا دکھاوا کرتے ہوئے، زیادہ خطرناک اور سفاک دشمن تھی۔ رومیت کے وسیلے سے شیطان نے دنیا کو اسیر بنا لیا۔ خدا کی دعویدار کلیسیا اس فریب کی صفوں میں بہہ کر شامل ہو گئی، اور ہزار برس سے بھی زیادہ عرصے تک خدا کے لوگ اژدہا کے غضب میں مبتلا رہے۔ اور جب پاپائیت اپنی قوت سے محروم کر دی گئی اور اسے ایذا رسانی سے باز آنا پڑا، تو یوحنا نے دیکھا کہ ایک نئی قوت ابھری جو اژدہا کی آواز کی گونج دیتی ہوئی اسی ظالمانہ اور کفر آمیز کام کو آگے بڑھانے لگی۔ یہ قوت، جو کلیسیا اور خدا کی شریعت کے خلاف جنگ کرنے والی آخری ہو گی، ایک ایسے حیوان سے علامتاً ظاہر کی گئی تھی جس کے پرہ جیسے سینگ تھے۔ اس سے پہلے کے حیوان سمندر سے نکلے تھے، لیکن یہ زمین سے برآمد ہوا، جو اُس قوم کے پرامن ابھار کی نمائندگی کرتا ہے جس کی علامت یہ ہے۔ برہ کی مانند 'دو سینگ' حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مزاج کی خوب نمائندگی کرتے ہیں، جیسا کہ اس کے دو بنیادی اصولوں، جمہوریت اور پروٹسٹنٹ ازم، میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ اصول ایک قوم کی حیثیت سے ہماری قوت اور خوشحالی کا راز ہیں۔ جو پہلے پہل امریکہ کے ساحلوں پر پناہ پانے والے تھے وہ اس پر خوش ہوئے کہ وہ ایک ایسے ملک میں پہنچ گئے ہیں جو پاپائیت کے متکبرانہ دعووں اور بادشاہی حکومت کے استبداد سے آزاد ہے۔ انہوں نے یہ طے کیا کہ شہری اور مذہبی آزادی کی وسیع بنیاد پر ایک حکومت قائم کریں گے۔

لیکن نبوت کے قلم کی کڑی لکیریں اس پُرامن منظر میں ایک تبدیلی کو آشکار کرتی ہیں۔ برہ جیسے سینگوں والا درندہ اژدہا کی آواز میں بولتا ہے، اور 'اس کے سامنے پہلے درندے کی ساری قدرت کو استعمال کرتا ہے۔' پیشگوئی بیان کرتی ہے کہ وہ زمین کے باشندوں سے کہے گا کہ وہ درندے کی ایک شبیہ بنائیں، اور یہ کہ 'وہ سب کو، چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب، آزاد اور غلام، مجبور کرتا ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ یا اپنے ماتھے پر ایک نشان لیں؛ اور یہ کہ کوئی شخص خرید یا فروخت نہ کر سکے، بجز اس کے جس کے پاس وہ نشان، یا درندے کا نام، یا اس کے نام کا عدد ہو۔' یوں پروٹسٹنٹ ازم پاپائیت کے نقش قدم پر چلتا ہے۔

اسی وقت تیسرا فرشتہ آسمان کے وسط میں اُڑتا ہوا دیکھا جاتا ہے، یہ اعلان کرتا ہوا: "اگر کوئی شخص حیوان اور اس کی مورت کی عبادت کرے، اور اپنی پیشانی یا اپنے ہاتھ پر اس کا نشان لے، تو وہ خدا کے قہر کی وہ بے پیئے گا جو اس کے غضب کے پیالے میں بلا آمیزش انڈیلی گئی ہے۔" "یہاں وہ ہیں جو خدا کے حکموں پر چلتے ہیں اور یسوع کے ایمان کو تھامے رکھتے ہیں۔" دنیا کے بالکل برعکس ایک چھوٹا سا گروہ ڈٹا ہوا ہے جو خدا کے ساتھ اپنی وفاداری سے ہرگز نہ ہٹے گا۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں یسعیاہ کہتا ہے کہ وہ خدا کی شریعت میں پڑے ہوئے رخنے کی مرمت کرتے ہیں، وہ جو پرانی اُجڑی ہوئی جگہوں کو تعمیر کرتے، اور کئی پشتوں کی بنیاد کو پھر سے قائم کرتے ہیں۔

فانی انسانوں کو کبھی دی گئی سب سے سنگین تنبیہ اور سب سے بولناک دھمکی تیسرے فرشتے کے پیغام میں مضمحل ہے۔ وہ گناہ جو خدا کے غضب کو، جو رحمت کی آمیزش کے بغیر ہے، نازل کرانا ہے، لازماً انتہائی شنیع نوعیت کا ہوگا۔ کیا دنیا کو اس گناہ کی نوعیت کے بارے میں تاریکی میں چھوڑ دیا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ خدا اپنی مخلوق کے ساتھ یوں معاملہ نہیں کرتا۔ اس کا غضب جہالت کے گناہوں پر کبھی نازل نہیں ہوتا۔ اس کے عذاب زمین پر آنے سے پہلے، اس گناہ کے بارے میں روشنی دنیا کے سامنے پیش کی جانی چاہیے، تاکہ انسان جان لے کہ یہ عذاب کیوں مسلط کیے جانے ہیں، اور اسے ان سے بچ نکلنے کا موقع ملے۔

یہ انتباہ پر مشتمل پیغام، ابن انسان کے ظہور سے پہلے سنایا جانے والا آخری پیغام ہے۔ وہ نشانیاں جو اس نے خود دی ہیں اعلان کرتی ہیں کہ اس کی آمد بالکل نزدیک ہے۔ کم و بیش چالیس برس

سے تیسرے فرشتے کا پیغام گونج رہا ہے۔ اس عظیم کشمکش کے نتیجے میں دو فریق تشکیل پاتے ہیں: وہ جو "درندے اور اس کی مورت کی عبادت کرتے ہیں" اور اس کا نشان لیتے ہیں؛ اور وہ جو "خدائے زندہ کی مہر" پاتے ہیں، جن کی پیشانیوں پر باپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ یہ کوئی ظاہری نشان نہیں ہے۔ اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ جو اپنی روح کی نجات میں دلچسپی رکھتے ہیں، اخلاص اور سنجیدگی سے یہ پوچھیں: خدا کی مہر کیا ہے؟ اور درندہ کا نشان کیا ہے؟ ہم اس نشان کو پانے سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

خدا کی مہر، یعنی اُس کی حاکمیت کی علامت یا نشان، چوتھے حکم میں پائی جاتی ہے۔ یہ دس احکام میں واحد حکم ہے جو خدا کی طرف بطور خالق آسمان و زمین اشارہ کرتا ہے، اور واضح طور پر سچے خدا کو تمام باطل معبودوں سے ممتاز کرتا ہے۔ تمام صحائف میں خدا کی تخلیقی قدرت کی حقیقت اس امر کے ثبوت کے طور پر پیش کی جاتی ہے کہ وہ تمام مشرکانہ معبودوں سے برتر ہے۔

چوتھے حکم میں جس سبت کا حکم دیا گیا، وہ تخلیق کے کام کی یادگار کے طور پر قائم کیا گیا تھا، تاکہ انسانوں کے اذہان ہمیشہ حقیقی اور زندہ خدا کی طرف متوجہ رہیں۔ اگر سبت ہمیشہ منایا جاتا تو کبھی کوئی بت پرست، ملحد یا کافر نہ ہوتا۔ خدا کے مقدس دن کی پاسداری انسانوں کے اذہان کو ان کے خالق کی طرف لے جاتی۔ فطرت کی چیزیں انہیں اس کی یاد دلاتیں، اور وہ اس کی قدرت اور محبت کی گواہی دیتیں۔ چوتھے حکم کا سبت زندہ خدا کی مہر ہے۔ یہ خدا کی طرف بطور خالق اشارہ کرتا ہے، اور یہ ان مخلوقات پر جنہیں اُس نے پیدا کیا ہے، اُس کی جائز حاکمیت کی علامت ہے۔

پھر نشان حیوان کیا ہے، اگر وہ جعلی سبت نہیں جسے دنیا نے حقیقی کی جگہ قبول کر لیا ہے؟

یہ نبوتی اعلان کہ پاپائیت اپنے آپ کو ہر اُس چیز سے، جسے خدا کہا جاتا ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے، بلند کرے گی، سبت کو ہفتے کے ساتویں دن سے پہلے دن میں تبدیل کرنے میں نہایت نمایاں طور پر پورا ہو چکا ہے۔ جہاں کہیں پاپائیت سبت کو خدا کے سبت پر ترجیح دے کر عزت دی جاتی ہے، وہاں گناہ کا آدمی خالق آسمان و زمین سے بھی بلند ٹھہرایا جاتا ہے۔

جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسیح نے سبت کو بدل دیا تھا، وہ براہ راست اُس کے اپنے الفاظ کی مخالفت کرتے ہیں۔ پہاڑ پر اپنے وعظ میں اُس نے فرمایا: 'یہ نہ سمجھو کہ میں شریعت یا نبیوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں؛ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں، ایک نقطہ یا ایک شوشہ بھی شریعت سے نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان میں سے چھوٹی سے چھوٹی بھی ایک حکم کو توڑے اور آدمیوں کو ایسا ہی سکھائے، وہ آسمان کی بادشاہی میں ادنیٰ کہلائے گا؛ لیکن جو کوئی ان پر عمل کرے اور تعلیم دے، وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔'

"رومن کیتھولک تسلیم کرتے ہیں کہ سبت میں تبدیلی ان کی کلیسیا نے کی، اور وہ اسی تبدیلی کو اس کلیسیا کے اعلیٰ ترین اختیار کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہفتے کے پہلے دن کو سبت کے طور پر مناتے ہوئے پروٹسٹنٹ اس کی الہی امور میں قانون سازی کی قوت کو تسلیم کر رہے ہیں۔ رومی کلیسیا نے اپنی خطاناپذیری کے دعوے سے دستبرداری اختیار نہیں کی، اور جب دنیا اور پروٹسٹنٹ کلیسیائیں اس کے گھڑے ہوئے جعلی سبت کو قبول کرتے ہیں، تو وہ عملاً اس کے دعوے کو مان لیتے ہیں۔ وہ اس تبدیلی کے دفاع میں رسولوں اور کلیسیائی آباء کی حجت کا حوالہ دے سکتے ہیں، لیکن ان کی دلیل کی خامی آسانی سے پہچانی جا سکتی ہے۔ پاپائیت کا حامی اتنا زیرک ہے کہ وہ دیکھ لیتا ہے کہ پروٹسٹنٹ خود کو دھوکا دے رہے ہیں اور جان بوجھ کر اس معاملے کے حقائق پر آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ جوں جوں اتوار کی یہ روایت مقبولیت حاصل کرتی ہے، وہ خوش ہوتا ہے، یہ یقین رکھتے ہوئے کہ آخر کار یہ ساری پروٹسٹنٹ دنیا کو روم کے پرچم

تلے لے آئے گی۔" سائنز آف دی ٹائمز، 1 نومبر 1899۔